

## 45674- عورت کے سر کی مانگ نکالنا اور جوڑا بنانا

سوال

شادی بیاہ کے موقع پر عورت کا مختلف اشکال میں اپنے بال بنانے کا حکم کیا ہے، یعنی بالوں کو اپر اٹھانا، اور دلہن کے لیے ایسا کرنے کا حکم کیا ہے، کیونکہ غابا دلہن اپنی سماںگ رات کے لیے ایسا کرتی ہے؟

پسندیدہ جواب

عورت کے لیے اپنی سماںگ رات میں بال کٹنگی کرنے اور مختلف اشکال بنانے میں کوئی حرج نہیں، بلکہ یہ ایک اچھا اور مطلوب امر ہے، اور اس میں معاونت کرنے پر بھی کوئی حرج نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ اس میں کفار یا فاجر قسم کی عورتوں سے مشابہت نہ ہوتی ہو۔

اور مشابہت سے مقصود یہ ہے کہ بال اس شکل میں نہ بنائے جائیں جو کافر عورتوں کے ساتھ مخصوص ہوں، یا پھر یہ کنگ کسی کافرہ یا فاجرہ عورت کے نام سے پہچانی جاتی ہو، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"جس کسی نے بھی کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے"

سنن ابو داود حدیث نمبر (4031) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع الصغیر میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

مفہوم مشابہت کا انصابر اور قاعدہ سوال نمبر (32533) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے، آپ اس کا مطالعہ کریں.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا:

کیا ماؤنگ کرنے والی عورتوں کے بالوں جیسی کنگ کروانا جائز ہے؟

اور کیا یہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درج ذیل فرمان میں شامل ہوتی ہے:

"جس کسی نے کسی قوم سے مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے"

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

اسی طرح بالوں کا مسئلہ ہے، چنانچہ عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ کافرہ یا فاجرہ عورتوں کی کنگ اور شکال جیسے بال بنائے، کیونکہ جو کوئی کسی قوم سے مشابہت اختیار کرے تو وہ انہی میں سے ہے۔

اس مناسبت میں مسلمان مومن عورتوں اور ان کے اولیاء و ذمہ دار ان کو نصیحت کرتا ہوں کہ وہ ان میگزین اور رسالوں اور بالوں کی اس طرح کی اشکال سے دور رہیں جوانہیں کفار کی جانب سے حاصل ہوتی ہیں، اور کفار اور ان کے بے پرده بیان کے لیے ان کے دلوں میں محبت و دوستی پیدا کریں، جو شرم و حیاء سے عاری ہیں، اور شریعت مسلمیہ کے ساتھ اس کا کوئی

تعلق بھی نہیں، یا وہ نت نئے ماؤں جن پر نئے نئے بالوں کے فیشن ہوں، ان سے دور رہیں۔

اور مسلمانوں کو دوسروں سے ممتاز رہنا چاہیے کیونکہ شریعت اسلامیہ کا تقاضا بھی یہی ہے، اور اسلامی طبیعت بھی یہی ہے، تاکہ امت مسلمہ کو اس کی عزت و کرامت اور بلندی والپس مل سکے، اور اللہ تعالیٰ کے لیے یہ کوئی مشکل بھی نہیں۔ انتہی۔

ماخوذہ از: مجموع فتاویٰ ایش بن عثیمین (12) سوال نمبر (188)۔

اور بال اور پر اٹھانے، یا پھر ان کو اٹھا کر کے سر کے اوپر جوڑا بناانا، یا سر کی ایک جانب مانگ نکالنا بعض اہل علم نے اس سے منع کیا ہے اس کی علت کفار عورتوں سے مشابہت ہے، اور کچھ علماء نے تو جوڑا بنانے کو اس حدیث کے تحت شامل کیا ہے جس حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مذمت فرمائی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا: وہ لوگ جنی کے پاس گائے کی دموم جیسے کوڑے ہونگے اور وہ لوگوں کو مارتے پھریں گے، اور وہ عورتیں جنہوں نے بات تو پہنچا ہوا ہو گا لیکن وہ نہیں ہونگی، لوگوں کی طرف مائل ہونے والی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہونگی، ان کے سر بختی اور نٹوں کی طرح ہونگے، وہ جنت میں داخل نہیں ہونگی اور نہ ہی جنت کی خوبی پائیں گی، حالانکہ جنت کی خوبی تو اتنی اتنی مسافت سے آجاتی ہے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (2128)۔

اور اگر فرض کریا جائے کہ مثلاً سر کی ایک سائنس پر مانگ نکالنا کسی دور میں کافرہ اور فاجرہ عورتوں کا شعار اور علامت رہی اور پھر یہ خصوصیت زائل ہو کر مسلمان عورتوں میں عام ہو گئی کہ ایسا کرنے کرنے والی عورت کا کافر یا فاجرہ گمان نہ کیا جاتا ہو تو مشابہت ختم ہو گئی ہو تو پھر یہ حرام نہیں ہو گا۔

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ الیما سر الارجوان (یہ تکیہ کی طرح ہوتا ہے جو گھر سوار سواری کے وقت اپنے نیچے رکھتا ہے، اور یہ اعجم استعمال کیا کرتے تھے) کے متعلق کلام کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"اگر ہم یہ کہیں کہ اعجم کے ساتھ مشابہت کی بنا پر یہ ممنوع ہے، تو یہ دینی مصلحت کے لیے ہے، لیکن یہ ان کی علامت اس وقت تھی جب وہ کفار تھے، پھر جبکہ اب یہ علامت ان کے ساتھ خصوص نہیں رہی تو یہ معنی زائل اور ختم ہو گیا، تو اس کی کراہت بھی ختم ہو گئی" واللہ تعالیٰ اعلم۔ احمد

دیکھیں: فتح الباری (1/307)۔

اور طیسان (سہر نگ کا بابس جو عجمی استعمال کرتے ہیں) زیب تن کرنے کو مشابہت قرار دینے والے کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں، کیونکہ یہ یہودیوں کا بابس تھا، جیسا کہ دجال والی حدیث میں بیان ہوا ہے، ابن حجر رحمہ اللہ اس کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"اس سے استدلال کرنا اس وقت صحیح ہو گا جب طیالسہ یعنی برانڈی یہودیوں کا شعار ہو، اور اس دور میں یہ ختم ہو چکا ہے تو یہ چیز عمومی مباح میں داخل ہو گئی ہے" احمد

دیکھیں: فتح الباری (10/274)۔

ابھی اور ہم نے جس سوال نمبر کے جواب کی طرف اشارہ کیا ہے اس میں ہم ان کے علاوہ دوسروں سے بھی کلام بیان کر کچھ ہیں جس سے اس کی تائید ہوتی ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

ذیل میں ہم جوڑے اور عورت کے لیے سرکی ایک جانب مانگ نکالنے کے متعلق علماء کرام کے فتاویٰ بات نقل کرتے ہیں :

مستقل فتویٰ کمیٹی کے فتاویٰ جات میں درج ہے :

سوال :

سرکی ایک جانب مانگ نکالنے، اور صرف ایک چیا اور بالوں کا جوڑا بنانے کا حکم کیا ہے، عورت کا مقصد صرف اپنے خاوند کے لیے بناؤ سمجھا اور خوبصورتی اختیار کرنا، یا پھر اچھا اور لائق مظہر ظاہر کرنا ہے؟

جواب :

"سرکے ایک جانب مانگ نکالنے میں کفار کی عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار کی مشابہت کرنے کی حرمت ثابت ہے۔ اور رہا مسئلہ ایک یا ایک سے زائد چیا کرنے اور چیا کرنے کے باال کمر کے پیچے لٹکانا اگر توبال چھپے ہوں تو پھر اس میں کوئی حرج والی بات نہیں۔ لیکن بالوں کا جوڑا بنانا جائز نہیں ہے؛ کیونکہ اس میں کافرہ عورتوں سے مشابہت ہوتی ہے، اور ان سے مشابہت اختیار کرنا حرام ہے، اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اجتناب کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

"دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا: وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دموں جیسے کوڑے ہوں گے اور وہ لوگوں کو مارتے پھریں گے، اور وہ عورتیں جنہوں نے بآس تو پہنچا ہوا ہو گا لیکن وہ نیکی ہو نگی، لوگوں کی طرف مائل ہونے والی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہو نگی، ان کے سر بختی اور نٹوں کی طرح ہوں گے، وہ جنت میں داخل نہیں ہو نگی اور نہ بھی جنت کی خوشبو پائیں گی، حالانکہ جنت کی خوشبو تو اتنی اتنی مسافت سے آجائی ہے"

اسے امام احمد اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

ویکھیں: فتاویٰ البحیر الدائمة للبحوث العلمية والافية (17/126).

اور شیخ الحوزہ حفظہ اللہ سے سوال کیا گیا:

سرکے وسط سے نہیں بلکہ ایک سائز سے مانگ نکالنے کا حکم کیا ہے؟

شیخ کا جواب تھا:

"عورت کے لیے سرکی ایک جانب سے مانگ نکالنا جائز نہیں شیخ محمد بن ابراہیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"اور اس دور میں بعض مسلمان عورتیں اپنے سرکی ایک جانب مانگ نکالتی ہیں، اور بالوں کو گدی کی طرف جمع کر لیتی ہیں، یا پھر سرکے اوپر اکٹھے کر لیتی ہیں، جس طرح انگریزوں کی عورتیں کرتی ہیں، تو یہ جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں کفار کی عورتوں سے مشابہت ہے" انتہی۔

ما خود از: مجموع فتاویٰ اشیخ محمد بن ابراہیم (1/47).

انسی ماخوذاز: المتفقی (321/3).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے دریافت کیا گیا:

سر کے بالوں کا جوڑ بنا نے کا حکم کیا ہے، یعنی بالوں کو سر کے اوپر جمع کرنے کا حکم کیا ہے؟

شیخ زکریاء اللہ کا جواب تھا:

"اگر توبال سر کے اوپر جمع کیے جائیں تو اہل علم کے ہاں یہ ممانعت یا تحدیر میں شامل ہے جو درج ذیل فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آتی ہے:

"دو قسمیں ایسی ہیں جنہیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھا: وہ لوگ جن کے پاس گائے کی دموم جیسے کوڑے ہونگے اور وہ لوگوں کو مارتے پھریں گے، اور وہ عورتیں جنہوں نے باس تو پہنچا ہوا ہو گا لیکن وہ تنگی ہونگی، لوگوں کی طرف مائل ہونے والی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے والی ہونگی، ان کے سر بختی اور نٹوں کی طرح ہونگے، وہ جنت میں داخل نہیں ہونگی اور نہ ہی جنت کی خوشبو پائیگی، حالانکہ جنت کی خوشبو تو اتنی اتنی مسافت سے آ جاتی ہے"

اس لیے اگر توبال اوپر ہوں تو اس میں ممانعت ہے، لیکن اگر مثال کے طور پر بال گردان پر ہوں تو اس میں کوئی حرخ نہیں، لیکن اگر عورت نے بازار جائیگی تو اس حالت میں یہ بے پر دگی میں شامل ہو گا، کیونکہ اس کے عبارا کے پیچے علامت ظاہر ہو رہی ہو گی، اور یہ بے پر دگی اور فتنہ کے اسباب میں شامل ہو گی اس لیے جائز نہیں"

ماخوذاز: فتاویٰ المرأة المسلمة جمع و ترتیب الشیخ السند (218).

واللہ اعلم.